بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

جلد ۶

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ مئی ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۸ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنفہ
تربیت اولاد	۳/۵	محترمہ صغرا بیگم صاحبہ نئی دہلی
صفائی	۶/۱۹	محترمہ حمیدہ خانم دہوری
میٹھے چاول شہد کی بارش۔ اکثر آدمی زندہ دفن، عجائبات۔ خواتین اسلام کی تبلیغی کوشش، ترکان خاتون کیتھرائن کی قربانی الیومنیم کے نقصانات	۷/۱۷	
عورت کیا چیز ہے؟		محترمہ کنیزہ فاطمہ صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نو مُسلمہ کا بُرقع دیکھ کر

حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب کی اہلیہ محترمہ ہدایت صادق صاحبہ بُرقع پہنتی ہیں۔
جس پر یہ نظم لکھی گئی ہے

اب طبیعت میں ہے پیدا ہو رہا یوں انقلاب ۔ — جس طرح مشرق سے تا مغرب ہی جاتا آفتاب
دورِ تاریکی گیا اب ۔ چاند پھر چڑھنے کو ہے — تین دن سے دیکھتی ہوں اِنسلاخِ ماہتاب
چھوٹنے والا ہے مغرب شرک کے پھندوں سے ہاں — ہو رہی ہے اسکی اب تہذیب بھی عفت مآب
ہو رہی ہے اب نظر اس کی حقیقت آشنا — اب سمجھتا جا رہا ہے خواب کو اپنے وہ خواب
یاد وہ دن تھے نشۂ مے میں وہ خود مخمور تھا — یا یہ دن آئے کہ چھڑواتا ہے اور ردل سی شراب
یاد وہ دن تھے میرے برقع پر تھے لگتے قہقہے — یا یہ دن ہیں پھرتی ہیں خود لیڈیاں لیکر نقاب

احمدِ قدنی میں قرباں جاؤں تیرے نام پر
کسقدر پیدا کیا ہے تو نے آکر انقلاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ طاہرہ بنت صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب فیروز پور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دار الامان - مورخہ ۱۵ ؍ مئی ۱۹۳۲ء

تربیت اولاد

بچوں کی حفاظت اور تربیت ایک نہایت ضروری مضمون ہے۔ جس کے دو حصے ہیں۔ تربیت جسمانی و تربیت روحانی۔ حضرت نبی کریم صلعم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ علم دو ہی ہیں۔ علم الابدان و علم الادیان۔ یعنے ان دونوں علوم کی ناواقفیت کیوجہ سے انسان نقصان اٹھاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ان علوم سے واقف ہونا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ یا یوں کہیئے کہ یہ دونو علم انسان کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ انسان کی ہستی کی غرض اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے۔ اور جتنا ایک تندرست انسان اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح عبادت کرسکتا ہے۔ بیمار نہیں کرسکتا۔ انبیاء علیہم السلام کی سوانح حیات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام انبیاء علیہم السلام تندرست اور توانا تھے۔ حضرت نبی کریم تمام جہان کے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ بڑے مدبّر۔ اعلےٰ جرنیل اور سب سے زیادہ باخدا انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہاں رُوحانیت میں اعلےٰ درجہ رکھتے تھے۔ وہاں آپ کے جسمانی قوےٰ بھی نہایت مضبوط تھے۔ پس معلوم ہوا کہ اولاد کی تربیت کے لئے اور اسے مدارج کے اعلیٰ معراج پر پہنچانے کے لئے ہمیں تعلیم و تربیت کے لئے مناسب پروگرام تجویز کرنا چاہیئے۔ اور جبتک خود ہم اس کام کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں گی۔ اولاد کی تربیت اچھی طرح نہیں ہوسکے گی۔ پس جماعت کو بتدریج تندرست محنتی۔ جفاکش۔ مالدار۔ پھلدار۔ دیندار۔ باخدا وغیرہ وغیرہ بنانے کے لئے ایک اعلےٰ درجے کے انتظام کی ضرورت ہے۔ اولاد کی جسمانی اور روحانی تندرستی والدین کی جسمانی اور رُوحانی صحت پر بہت کچھ منحصر ہے۔ جس کیلئے ہمیں خود بہت فکر کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد بچہ کی تربیت کا پہلا سکول اس کی ماں کی گود ہے۔ اسی وقت سے بچہ کی تربیت کا کام نہایت ہوشیاری سے شروع کردینا چاہیئے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً اس کے متعلق مصباح میں کچھ نہ کچھ بہنوں کے گوش گذار کرتی رہوں۔ وماتوفیقی الا باللہ

میں اپنی معزز بہنوں کی خدمت میں یہی التماس کرتی ہوں کہ وہ اپنے قلم کو اسطرف جنبش دیں۔ اور اپنی اعلےٰ رائے سے ملک کو مستفیض فرمائیں +

ہمارے ملک میں بچوں کی پرورش اور ان کی تربیت کی جانب سے جو مجرمانہ غفلت برتی جاتی ہے۔ اس سے کوئی ناواقف نہیں ہے۔ ہر سال ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہالت اور عدم واقفیت صدہا اور ہزارہا نہیں بلکہ لاکھوں ننھی ننھی سی جانوں کی ہلاکت کا باعث ہوا کرتی ہے۔ یہ شکایت تو تقریباً سب کو ہے۔ کہ ہمارا ملک اور ہماری قوم ترقی نہیں کرتی اور ہم من حیث القوم پستی کی جانب مائل ہوئے چلے جارہے ہیں۔ لیکن یہ بہت کم لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کا اصلی سبب صرف یہی ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت سے غافل نہیں حالانکہ وہی لوگ جو آج نوجوان ہیں کل تک بچے تھے۔ اور وہی جو آج بچے ہیں۔ بڑھکر کل کو قوم کے افراد بنیں گے۔ ایک مالی اگر بیج بو کر۔ یا ننھے ننھے پودے لگا کر انہیں وقت پر پانی یا مناسب کھاد نہ دے اور پھر موسم بہار میں اُن درختوں پر پھول نہ آنے پر تعجب کرے۔ تو کون ان کی حماقت پر نہ ہنسے گا۔ لیکن یہی حماقت اپنے عزیز بچوں کے متعلق ہم میں سے اکثر کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ یہ خود بخود ہی بارآور ہو جاویں گے +

ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارا گلاب سا پھول بچہ روز بروز افسردہ اور پژمردہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے خوبصورت اور موٹے موٹے ہاتھ پاؤں دُبلے اور ضعیف ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اس کے چہرہ کا خوشنما رنگ میلا میلا اور مٹیالا ہوتا جارہا ہے۔ اس کے ہونٹوں پر تندرستی کی مسکراہٹ کی بجائے ہر وقت منہ بسورنے اور رونے کی علامات نمایاں رہنے لگی ہیں۔ اور اس کا ہنسوڑا اور کھلنڈرا مزاج۔ زود رنج اور چڑچڑا ہو گیا ہے۔ مگر افسوس کہ اِن ظاہری اور کھلی علامات کا مشاہدہ بھی ہمیں خواب غفلت سے نہیں چونکاتا اور ایسی حالت میں کہ جب بچہ کی جان پر بنی ہوتی ہے۔ ہم میں سے اکثر بڑے سے بڑا تدارک۔ یا علاج اگر کرتی ہیں۔ تو صرف اسقدر کہ اس پر سے تیل یا ماش کا صدقہ اتار دیں۔ چولھے میں سات مرچیں جلا کر آسیب نظر دور کرنے کی کوشش کریں۔ مندروں وغیرہ پر جاکر چڑھاوا چڑھا کر اپنے توہمات کی پرستش کریں۔ (یہ سب کام اگرچہ مشرکہ عورتیں کرتی ہیں مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ ہماری بہت سی ہندوستانی بہنوں نے اسلام کے احکام کو چھوڑ کر مشرکانہ عقائد کی پیروی شروع کر رکھی ہے اِن سب کی اصلاح ہمارا حقیقی فرض ہے۔) یا کبھی چھٹے چھ ماہے دو چار پیسے کی دوا اُس کے حلق میں ٹپکا دیں۔ انہیں نیم مردہ اور ہڈیوں کی مالا بچوں کے لئے جب ہم کپڑے بناتے ہیں تو صدہا روپیہ صرف کر دیتے ہیں۔ اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں روپیہ کے زیورات ان کے جسم پر لاد کر انکی جانوں کے لئے ایک اور خطرے کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ رسومات کی پیروی میں ہزاروں روپیہ برباد کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کی اصلی تربیت حفظانِ صحت اور تعلیم سے غافل ہیں۔ اور حقیقتاً ان کے جسم کو جن اشیاء کی ضرورت ہے وہ ہم ان کے لئے صحیح اور مناسب وقت پر بہم نہیں پہنچاتے اسکا باعث یہ نہیں ہے کہ ہمیں اپنے بچوں سے محبت نہیں ہے۔ محبت کے لحاظ سے ہم کسی دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک کی ماؤں سے کم نہیں ہیں۔ بلکہ شاید بعض صورتوں میں زیادہ ہی ہو۔ مگر ہندوستانی ماؤں کی محبت نادان کی دوستی کیطرح فائدہ کی بجائے نقصانِ جان کا باعث ہوتی ہے۔ یہ صرف والدین کی جہالت اور پرورش اطفال سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ کہ آج بچوں کی جان لینے میں شاید ہی کوئی اور ملک ہمارا مقابلہ کر سکے ✦

یہ خیال کہ موت یا زیست کیلئے پیشتر سے اوقات مقرر ہیں۔ فرمان الٰہی کی غلط تاویل ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں علاج کرنے کے لئے ہرگز حکم نہ دیا جاتا۔ موت اور زیست یقیناً خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں اور اس کے حکم کے بغیر ایک ذرہ بھی نہیں ہل سکتا۔ لیکن خدا ہر ذرہ کے ہلنے کے لئے علیحدہ علیحدہ اور ہر وقت احکام جاری نہیں کیا کرتا۔ اگر ایسا خیال کیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حسن انتظام پر عیب لگانے میں داخل ہوگا۔ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا کے ہر کام کیلئے قانون بنا دیئے ہیں۔ اور دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے انہیں قانونوں اور قاعدوں کے ماتحت ہوتا ہے۔ دنیا کو اُسنے عالم اسباب بنایا ہے۔ جس کام کے اسباب مہیا ہو جاویں گے۔ وہ کام ہو جاویگا۔ اگر موت کیلئے جو اسباب اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیئے ہیں۔ مہیا ہو جاویں گے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت مرنے والے کو نہیں بچا سکتی۔ اگر خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اسباب مہیا نہیں ہوئے ہیں۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اسے مار نہیں سکتی۔ ہمیں علاج کرنیکا حکم اسی لئے دیا گیا ہے۔ کہ تا حدِ امکان ایسے اسباب کو فراہم نہ ہونے دیں۔ جو موت کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ علم طب اسنے اسی لئے انسان کو عطا فرمایا ہے کہ رات دن تجربے اور مشاہدے کر کے ان تمام اسباب کو معلوم کرے۔ جنکی فراہمی باعثِ مرگ ہوا کرتی ہے ✦

پچیس سال پیشتر انگلستان میں ہر ایک ہزار بچوں میں سے ۱۵۶ شکار اجل ہوا کرتے تھے۔ لیکن یہ تعداد گھٹ کر اب نصف سے بھی بہت کم رہ گئی ہے۔ اور ممالک میں بھی حفظان صحت کی رپورٹ بہت اچھی ہے۔

ہمیں یہ دیکھکر کسقدر شرم آتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے خوبصورت شہر بمبئی میں ہر ایک ہزار بچوں میں سے تقریباً ساڑھے چار سو (۴۵۰) مرتے رہتے ہیں۔ مدارس میں ۳۰۰ سے زیادہ اور دہلی میں تقریباً ۲۵۰۔ یہ تعداد سینکڑوں سے گھٹ کر اکائیوں پر آسکتی ہے اگر ہم بچوں کی پرورش کے صحیح طریقوں سے واقف ہوں۔ یہ مضمون ناقص ہوگا اگر صرف اسباب پرستی پر ہی اسے ختم کر دیا جائے۔ چونکہ اسباب کی پیروی بھی خدا کا حکم ہے۔ اسلئے ہمیں اسے بھی خدا تعالےٰ کی اطاعت کے ماتحت ہی کرنا چاہیئے۔ سب سے ضروری چیز دعا ہے۔ اسے ہمیں ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے۔ دیکھو ایک کسان اسباب کی پیروی کرتے ہوئے سب کام کر لیتا ہے ہل چلاتا ہے۔ بیج ڈالتا ہے پانی وغیرہ دیتا ہے لیکن اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو کھڑی کھیتی پر اولے برسا کر اللہ تعالےٰ اُسے تباہ کر دیتا ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ۲

۲ اپنے فضل و کرم سے ہمیں تربیت اولاد کی توفیق عطا فرماوے۔ اور ہر حال میں اس کا فضل ہمارے ... شامل حال ہو۔ آمین ثم آمین۔ (از [illegible] شیخ غلام حسین صاحب [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفائی

صفائی دنیا میں ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جس سے انسان ہر قسم کی خوشی و راحت حاصل کر سکتا ہے۔ صفائی رکھنے سے انسان ہر ایک بیماری اور غلاظت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ لہذا جہاں تک ہو سکے۔ ہر ایک کام میں صفائی کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ جسمانی اور روحانی۔ اگرچہ ہر قسم کی صفائی کی احتیاط چاہیئے۔ اور خاص کر رہنے کی مکان کی صفائی نہایت ضروری ہے، اگر مکان میں غلاظت ہو۔ تو مکان کی ہوا غلیظ ہو جاتی ہے۔ جس سے انواع اقسام کی بیماریوں کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو سانس لینے کے ذریعے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر کئی بیماریوں کا موجب ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات شادی غمی کے موقع پر زیادہ ہجوم ہونے کیوجہ سے کمروں کی ہوا کثیف ہو جاتی ہے، جس میں زیادہ دیر بیٹھنے اور ٹھہرنے سے نقصانات کا باعث ہوتا ہے۔ لہذا ایسے موقع پر جہاں تک ہو سکے۔ خاص احتیاط لازم ہے۔ دوسرے جسم کی صفائی بھی ایک نہایت ضروری امر سمجھنا چاہیئے، چونکہ جسم کی صفائی کے بغیر انسان کبھی بھی تندرست نہیں رہ سکتا۔ اور خصوصاً جسم کی ہر حصہ کی صفائی کا خیال اور خاصکر دانتوں کی صفائی بھی نہایت ضروری ہے۔ دانتوں کو غلیظ اور میلا رکھنے سے تپدق ہونیکا ڈر ہے۔ جوکہ نہایت متعدی مرض ہے۔ دوسرے ہر روز دانت صاف کرنے سے کئی فوائد ہیں۔ اوّل تو منہ سے بدبو نہیں آتی۔ دوسرے جو ہر روز مسواک کی جاتی ہے۔ اسکا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ قیامت کے دن پلصراط پر چلنا اس شخص کو آسان ہوگا۔ جو ہر روز مسواک کریگا۔

اور تیسرے لباس و بستر کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ میلا اور کثیف لباس و بستر صحت کیلئے مضر ہے۔ بحالت بیماری لباس و بستر جلد جلد تبدیل کر دینا چاہیئے۔ اور ہر قسم کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ جس کمرہ میں مریض کو لٹایا جائے۔ وہ ہوادار اور اس میں کافی روشنی ہونی چاہیئے۔ مریض کے آس پاس زیادہ شور و شر نہ رکھنا چاہیئے۔ اور کسی قسم کی غلاظت اسکے پاس نہ ہونی چاہیئے۔ جس برتن میں مریض کو دوا یا کچھ کھلایا پلایا جائے۔ اس برتن کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے۔ غرضیکہ ہر قسم کی صفائی کا خیال رہے میں بہنوں کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی موزوں خیال کرتی ہوں کہ باورچی خانہ کے استعمالی برتن بھی صاف اور قلعی دار ہوں۔ جن برتنوں سے کچھ قلعی اتر جاتی ہے، ان میں کھانا یا پکانا صحت کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ تانبہ پیتل وغیرہ کی کش صحت کو خراب کر دیتی ہے۔ دسترخوان وغیرہ اجلے رکھنے چاہیئے۔ صبح اٹھتے ہی سب کمروں کے دروازے اور روشندان وغیرہ سب کھول دینے چاہیئے۔ تاکہ رات کی بند ہوا خارج ہو جائے۔ اور تازہ ہوا اندر آسکے۔ اور ہمیشہ ہر دوسرے تیسرے دن بستروں کو دھوپ دینی چاہیئے۔ اور جو ......

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر دیکھو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹھے چاول

ہوا یہ کہ کل آئی تھی پورے ایک روپیہ کی شکر۔ اور جیسی کہ مثل مشہور ہے "پانچوں انگلیاں گھی میں سر کڑاہی میں" ہم کو جو شوق سوار ہوا تو اپنی بیوی سے کہا "ننھے کی اماں آج ذرا میٹھے چاول تو پکاؤ۔"

اب کیا تھا۔ آ گئی قیامت اور اللہ کے نام پر کام شروع ہو گیا۔ ننھے کو پالنے میں ڈالکر وہ جو تشریف لے چلیں تو بھونچال کی طرح باورچی خانہ ہی میں جاکر دم لیا اور احکام آرڈیننس جاری ہونے شروع ہو گئے ——— "رحیمن چاول نکالو ——— شبرا! پڑوس سے جاکر آگ تو لے آ ——— دیکھ کہیں دیر نہ لگا۔ ان کو دفتر جانا ہے ——— تیری عادت ہے نگوڑے جہاں جاتا ہے وہیں کا ہو رہتا ہے ——— بس آگ لیکر جھٹ پٹ واپس آنا ——— ابھی سارا کام پڑا ہے" ——— رحیمن! ارے بوا تم سے کون کام کو کہے۔ کوٹھڑی سے چاول نکالنے کیا گئیں۔ گویا سات سمندر پار گئیں ——— اے ہے، نوج مٹھی بھر چاول نکالنے میں اتنی دیر ——— اچھا ذرا دروازے پر جاکر دیکھو تو شبرا موا جیتا ہے یا مر گیا۔ کمبخت جھاڑو پیٹا۔ اللہ اس کو موت دے آگ لینے گیا ہے ——— پڑوسیوں سے رشتہ جوڑنے گیا ہے ——— میں تو کہتی تھی۔ نگوڑا بیٹھا کہیں حقہ پی رہا ہوگا ——— واہ بوا رحیمن ——— تم شبرا مونڈی کاٹے کو دیکھنے ایسی گئیں کہ خود بھی وہیں کی ہو گئیں میرا جی چاہتا ہے کہ کچھ کھا کر مر جاؤں۔ اپنی بوٹیاں چبا ڈالوں میٹھے چاول کھانا تو سب کو آتا ہے۔ بادشاہ سلامت نے بیٹھے بیٹھے حکم دیدیا۔ لیکن اب باورچی خانہ میں آکر نہیں دیکھتے۔ ان کے چہیتے نوکر کیسے کیسے گل کھلاتے ہیں۔ ——— مجھے تو ناکوں چنے چبوا دیئے ——— ارے آگ لگے جھاڑو پھرے اس گھر میں ——— نجانے مجھے کیا آرام ہے۔ کہنے کو تو میاں کے دو دو نوکر۔ مگر تمام دن مجھے سر کھپانا پڑتا ہے۔ ان کے ساتھ بھونکنا پڑتا ہے ——— میں تو بے نوکر کے اچھی۔ مزے میں اپنے گھر جاکر بیٹھوں۔ پکی پکائی دو روٹیاں کھاؤں ——— اے میکے میں بھی سب نگوڑے مر گئے۔ میرا کوئی نہیں۔ سب میری جان کے دشمن خدمت کرانے کو سب تیار ——— مجھ جنم جلی کو سوائے اللہ میاں کے گھر کے کہیں چین نہیں ملے گا ——— اللہ سمجھے تم سے میرے باپ اور بھائیوں جیسا تم نے مجھ سے سلوک کیا ——— ارے کمبختو ساری گھرداری میرے دم سے ہے۔ پھر میں بری کی بری۔ صبح سے شام تک منہ پر مہر لگائے چپ بیٹھی رہتی ہوں ——— دم نہیں مارتی پھر بھی نام نکال رکھا ہے۔ کہ "تم تو بہت بک بک کرتی ہو" ارے یہ بک بک کرنے والی نہ ہو تو قیامت تک کوئی کام نہ ہو۔ دو دو نوکروں سے بھی میاں کی پوری نہیں پڑتی۔

واہ شبرا۔ اب آگ لیکر آ رہے ہو ——— ارے مونڈی کاٹے تجھ پر خدا کی مار کہاں مر رہا تھا ——— ذرا رحیمن کو تو دیکھ موئی کہاں مر رہی۔ بیٹھے اس بڑھیل سے کہا تھا کہ ذرا یہیں دروازے پر شبرا کو دیکھ لے، اس کو تو بہانہ چاہیئے۔ شیطان کی نانی پہنچی ہو گی اسی موئی شبرا ان کے یہاں ——— اچھا میرے شبرا ذرا تو

آگ سلگا دے - میں چاول چنتی ہوں ---- دیکھ وہ نوکر کے پیچھے پھکنی پڑی ہے ---- بھیا وہیں کہیں ہوگی ذرا ڈھونڈ لو - وہ دیکھ نمک کی ہنڈیا کے پاس - سائبان میں کاغذ پڑا ہے - اٹھالا --- لالٹین سے تھوڑا سا تیل ڈال لے ---- اگر بوا رحیمن کے بھروسہ پر رہوں - تو بس چاول پک چکے - سچ ہے اپنا کام کبھی کسی کے سہارے پر نہ چھوڑے - خدا نے ہاتھ پیر دیئے ہیں کہ کام کرو ----

اے لو میں دم بھر میں چاول چنے دیتی ہوں ---- شبیر تم آگ سلگا رہے ہو کہ کھیل رہے ہو - پھکنی نہیں ملتی - تو ڈھونڈ ہو - اللہ نے یہ بڑے بڑے دیدے دیئے کس لئے ہیں؟ ارے ہاں - مگر دیکھ مجھے خوب یاد آیا - ٹھیک ہے پھکنی نگوڑی ملے کیسے میں نے سویرے مرغی کو کھینچ کر ماری تھی - وہ سامنے والے نابدان میں گھس گئی جا نکال لا -

خدا کا شکر ہے ہماری رحیمن بُوا زندہ تو واپس آگئیں - بیوی - آج سے کان پکڑتی ہوں - جو تم سے کسی کام کو کہوں - جن کی نوکر ہوا نہیں سے اب کام کو پوچھنا لو میں نے اتنی سی دیر میں چاول چن دیئے - اب بیٹھی میرا منہ کیا تکتی ہو - ذرا پتیلی تو مانجھ لو - موئی دیر پر دیر ہوتی چلی جاتی ہے - اور وہ کپڑے پہن رہے ہیں - دفتر کا وقت آگیا - لاؤ میں چاول تو چڑھا دوں ابلتے رہیں گے - شبیر لپک کر ایک پیسہ کی چھوٹی الائچی تو لے آ ---- دیکھ خراب نہ ہوں ورنہ ابھی پھیر دوں گی - اور دیکھ دیر لگائی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا - ایسے جانا جیسے گیا ہی نہیں --- شاباش! دیکھیں ہمارا شبیر کتنی جلدی آتا ہے ---- رحیمن تم بیٹھی کیا کر رہی ہو؟ ذرا انگوڑے چاول دھو کر چڑھا دو

نوج - تم سا بھی کوئی مجہول ہو - اب کون مردار تم سے کسی کام کو کہتی ہے ---- اے ہاں رحیمن ذرا شبیر کو پکار لینا - گھی کو کہنا تو بھول ہی گئی - جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے - میری بوا جلدی سے جاؤ - ابھی جمن کے دروازے ہی تک پہنچا ہوگا - جب تک میں گھی کا برتن صاف کئے دیتی ہوں - اسی میں گھی لے آئیگا -

شبیر بھیا میں گھی کو کہنا بھول گئی تھی - یہ لو روپیہ - ذرا اچھا گھی دیکھکر لانا - جا شبیر ا جلدی جا -

یہ لو - دس بج گئے؟ ہائے ہے نگوڑا دن جاتے کچھ معلوم ہی نہیں ہوتا --- وہ جاتے ہیں - ان چاولوں کے پیچھے دفتر تھوڑا ہی چھوڑا جائیگا - بیچارے دن بھر بھوکے رہیں گے - ان نگوڑے چاولوں کے پیچھے روز کی روٹی بھی گئی --- میں بھی آخر کیا کروں - کوئی میرے دس ہاتھ پیر تو ہیں نہیں - بیکار بھی نہیں بیٹھی صبح سویرے سے کام دھندے میں جُتی ہوں ہتھیلی پر سرسوں تو مجھے جمانا آتی نہیں -

کمبخت لکڑیوں نے بھی آج نہ جلنے کی قسم کھالی - نجانے کہاں کی لکڑیاں ہمارے سر منڈھے جاتی ہیں، گویا ہم خیرات لیتے ہیں - مگر وہ تو یہ ہے - کہ بس ایک ہی دوکاندار کے یہاں سے چیز آئے - نگوڑے بھر مٹھی تو دام لیں گے - اور چیز اس طرح دیں گے جیسے مفت دے رہے ہیں - اب اگر اس نگوڑے مولا بخش کے یہاں سے لکڑیاں آئیں تو آفت ہی کر دوں گی ---- ان کا کیا - انہوں نے لکڑیاں منگا کر ڈالدیں - اور اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آفت تو پکنے والی ہی کی جان پر ہوگی۔ ان کی بلا سے۔ یہاں موئی آنکھیں پھوٹی جارہی ہیں۔ لکڑیاں سلگنے کا نام ہی نہیں لیتیں۔

اے سننے کے ابا۔ نوج تم تو اور بھی ہاتھ پاؤں پھلا دیتے ہو۔ ایسی چیز بھی پکا کر پچھتانا پڑتا ہے۔ کس شوق سے تم نے چاؤں کو کہا۔ اور بھوکے ہی دفتر چلے۔ یہ بھی کوئی بات ہے؟ ذرا بچے کو گود میں اٹھالو۔ کیا بلک بلک کر رو رہا ہے ——— تمہارے جیسا بھی سنگدل کوئی نہ ہوگا۔ بچہ رو رہا ہے۔ کھڑے سن رہے ہیں۔ کوئی پروا نہیں۔ آخر تمہاری ہی اولاد ہے۔ اس سے کوئی میرے باپ دادا کا نام نہیں چلیگا۔ پرسوں سے بخار آرہا ہے سینہ الگ جکڑا پڑا ہے۔ کھانسی ہے کہ دم نہیں لینے دیتی۔ برابر کہہ رہی ہوں نہ کوئی دوا ہے نہ علاج —— تم کسی بات کی خبر نہیں لیتے۔ دنیا جہان کے مرد اپنے گھر کا خیال رکھتے ہیں۔ میں گھر کی بیٹھنے والی کیا کیا کروں —— لو تم تو اسے لیکر بیٹھ گئے۔ ذرا کندھے سے لگا کر ٹہلو تو چپ بھی ہو۔ بچہ ہے۔ دو دن سے دودھ ہی نہیں پیتا۔ لاؤ اس کو میں یہیں بیٹھے بیٹھے دودھ پلا دوں۔ تم ذرا ایک کر موئے شیرا کو دیکھ آؤ کہ نگوڑا زندہ ہے۔ یا اللہ کے گھر سدھارا۔ آگ لگے اس کی صورت کو۔ جیسا اس نے مجھے عاجز کیا ہے۔ خدا سمجھے۔ مگر نا ہوی کون بول کر اپنے سر بلا لے۔ میں تو صبح سے شام تک منہ بند کئے بیٹھی رہتی ہوں۔ اس پر بھی یہ ہوتا ہے کہ نوکروں سر ہائے ہائے کرتی ہو ———

آیا ہوا۔ ادھر تو آ۔ کیوں رے تو کہاں تھا؟ کہہ دیا تھا کہ جلدی آنا۔ دو گھنٹے لگا دیئے۔ اتنی دیر میں میں نے آگ بھی سلگالی۔ کیا تو اندھا ہے؟ کیا تجھے دکھائی نہیں دیتا تھا کہ میاں دفتر جانے والے ہیں؟ کیا آنکھیں پھوٹ گئی تھیں؟ اللہ کرے تو غارت ہو اس گھر سے تو اٹھے یا میں اٹھوں ——— اور اوپر سے گھورتا ہے۔ خدا کی قسم آنکھیں نکال لوں گی۔ بہت کسی کے بھروسے پر نہ ہونا۔ اس وقت اپنی اور تیری جان ایک کر دوں گی ———

شیرا کی تو شامت آئی اور میں چپ چاپ اپنے دفتر بھاگا۔

(بھ۔ ت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کھیت میں شہد کی بارش

عجائبات قدرت

ڈربن۔ یہاں ڈربن (ناٹال) کے ایک گاؤں میں عجیب واقعہ پیش آیا ہے۔ فرانی ہیڈ نامی کھیتوں میں کسان کام کر رہے تھے کہ ایک کھیت پر جوار کے دانوں کے برابر اور اولوں کی طرح سفید دانے آسمان سے برسنے شروع ہو گئے حتیٰ کہ پورا کھیت ان سے لبریز ہو گیا حالانکہ آسمان بالکل صاف تھا مطلقاً ابر نہ تھا سورج نکلا ہوا تھا۔ ان دانوں کا مزا شہد کی طرح تھا اور زبان پر رکھتے ہی پگھل جاتے تھے۔ پادریوں کا بیان ہے کہ یہ دانے بالکل ویسے ہی دانے ہیں جیسے طور سینا میں بنی اسرائیل ؑ کیلئے برسا کرتے تھے جنکا نام انہوں نے "من" رکھا تھا اور "سلویٰ" یعنے بٹیر کے گوشت کیساتھ انہیں کھایا کرتے تھے۔ سائنس دان حیرت میں پڑے ہوئے ہیں کہ یہ دانے کس مادے کے ہیں اور آسمان سے کیونکر برس پڑے

اکثر آدمی زندہ ہی دفنائے یا جلائے جاتے ہیں

موت کی عام علامات ڈاکٹروں کی رائے میں مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) بیہوشی (۲) بدن کا حرکت نہ کرنا (۳) دل کی حرکت کا رک جانا (۴) نبض کا سرد ہو جانا اور (۵) سانس رک جانا +

لیکن یہ علامات ناقابل اعتبار ہیں۔ کیونکہ ایسی ہزارہا مثالیں موجود ہیں۔ جن میں بڑے بڑے قابل طبیبوں کے یہ کہہ دینے کے بعد کہ مریض مرگیا۔ وہ پھر زندہ ہوگیا ہے۔ بہت سے امراض ایسی حالت پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ انسان مرتا نہیں۔ ڈاکٹر برنڈے کہتے ہیں۔ کہ بیہوشی کی انتہا سے ناواقفیت کی بنا پر لوگ سمجھتے ہیں کہ مریض مرگیا۔ اکثر لوگ اور خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں پر اکثر اس قسم کی بیہوشی طاری ہوتی ہے۔ اور اس کے طاری ہونے کی وجہ سکتہ۔ ہسٹیریا۔ ہپناٹزم۔ لُو کے جھونکے اور منشی اشیا ہیں۔ اس قسم کی بیہوشی کو لوگ اکثر حرکت قلب کے رک جانے سے تعبیر کرتے ہیں +

ڈاکٹر ہارٹن اپنی ایک کتاب میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ آسٹریا میں ایک عورت مرگئی۔ اور اس کے جسم کو پانچ روز تک کسی قسم کی حرکت نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کو جلانے کی کوششیں کی گئیں۔ دفن کرنے سے ایک روز پیشتر رات کے وقت ایک گروہ جشن منانے کے لئے جمع ہوا۔ یکبارگی عورت اٹھ بیٹھی۔ سب لوگ دہشت کھا کر بھاگ گئے۔ اور کچھ دیر کے بعد لوٹ کر انہوں نے دیکھا۔ کہ عورت اپنے کمرہ شب خوابی میں لیٹی ہوئی ہے۔ دوسرے روز وہ عورت بالکل تندرست ہوگئی۔ اس نے بتایا کہ وہ تمام باتیں سنتی تھی۔ لیکن حرکت کرنے سے معذور تھی +

موت کے متعلق انسائیکلوپیڈیا جلد دوم صفحہ ۲۷ پر تحریر ہے۔ کہ ۴۴ سال ہوئے ایک آدمی کے بارے میں ڈاکٹروں نے بتایا۔ کہ وہ مرگیا ہے۔ دفن کرنے کے انتظامات مکمل ہوگئے۔ اور پادری بلایا گیا۔ صبح کے وقت جب لاش قبرستان میں جانے لگی۔ تو متوفی کی ماں کو لاش کے بکس کے اندر کچھ حرکت سی معلوم ہوئی۔ جب مردہ کو پلنگ پر لٹایا۔ تو اس نے کچھ کہا۔ اور اس کے بعد وہ آٹھ ماہ تک خاموش اور بلا حرکت کئے پڑا رہا۔ آٹھ ماہ کے بعد اسے ہوش آگیا

ڈاکٹر ہارٹے مین ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ دسمبر ۱۹۸۲ء میں فرانس کا ایک باشندہ مرگیا۔ اور دفن کر دیا گیا۔ چند روز کے بعد یہ افواہ پھیلی کہ اس کی موت دوا میں افیون کی زیادتی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ جو اسے طبیب نے دی تھی۔ قبر کھودنے پر معلوم ہوا کہ آدمی قبر میں جاگا تھا۔ لیکن راہ فرار نہ پا کر اس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے تئیں کاٹ کر خودکشی کرلی +

ڈاکٹر جان ڈک نے ایک تقریر میں فرمایا۔ کہ وہ خود ایک مرتبہ زندہ دفن ہونے سے بچ گئے۔ ایک مرتبہ دوران علالت میں بڑے بڑے اطبائے فاضل نے فیصلہ کردیا۔ کہ میں مر گیا۔ لیکن میں آج بھی زندہ ہوں۔ حالانکہ وہ مر چکے ہیں۔ لہٰذا میں جانتا ہوں کہ یہ خطرناک امر واقعی ہے۔ اور اس پر شبہ کرنا حماقت ہے۔ مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ کہ ایک عورت ایک ہسپتال میں حلق کی سوجن کے علاج کے لئے آئی۔ کچھ دیر کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ وہ مر گئی ہے۔ اور اسے مردہ خانہ بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ یک لخت اٹھ بیٹھی۔ اور آج تک زندہ ہے۔

ڈاکٹر گریگیوس لکھتے ہیں۔ کہ اکثر اوقات ایسا ہوا۔ کہ آدمی پانی میں سے مردہ سمجھ کر نکال لئے گئے، لیکن کافی کوشش کے بعد وہ جی اٹھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ خیال لوگوں کے دلوں سے جاتا رہے۔ کہ انسان کے مرنے کی علامت اس کے جسم کا سرد ہو جانا ہے۔ تو ہزارہا آدمی زندہ دفن کئے جانے سے بچائے جا سکتے ہیں +

ڈاکٹر ہارٹ مین لکھتے ہیں۔ کہ پروشیاء کے چھوٹے سے شہر میں ایک مزدور نے جو قبرستان کے قریب ہی رہتا تھا۔ ایک قبر کے اندر سے آواز نکلتے ہوئے سنی۔ وہ فوراً پولیس کے پاس گیا۔ جب قبر کھودی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ آدمی زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس وقت وہ مر چکا تھا۔ اسکا بدن جو دفن کرتے وقت سرد پایا گیا تھا۔ اس وقت گرم تھا۔ اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ کیونکہ اس نے مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے بہت کوشش کی۔ لیکن ناکام رہا۔ اور آخر کار ہوا کی بندش نے اس کا خاتمہ کر دیا +

ڈاکٹر لینارمنڈ فرماتے ہیں۔ کہ انسانی آبادی کا ہزارواں حصہ ہر سال زندہ دفن کر دیا جاتا ہے۔ لنڈن ہیومن سوسائٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے گذشتہ ۲۳ سال میں ۱۱۰۵ آدمیوں کو جلایا جنکو سب مردہ تصور کرتے تھے۔ ہیمبرگ نے پانچ سال میں ۱۰۷۔ مسٹر ڈھم سوسائٹی نے ۵۰ سال میں ۹۹۹ آدمیوں کو جو بظاہر مردہ تھے زندہ کر دیا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفید کپڑوں سے سیاہی کے داغ مٹانا

کپڑوں پر جہاں انگریزی سیاہی لگی ہو۔ وہاں لیموں کا رس ملکر اسپر نمک لگا دو۔ اور پانی سے دھو ڈالو +

آلو کو چھیل کر دو ٹکڑے کرو۔ اور اس داغ پر رگڑو۔ ہلکا سا داغ اس سے ہی اڑ جائیگا +

لیموں کو کاٹ کر اسکا عرق داغ پر نچوڑ دو۔ پھر اسی لیموں کو اس جگہ خوب رگڑو۔ بعد ازاں پانی سے دھو ڈالو اگر سیاہی کا داغ پرانا ہے۔ اور وہاں نمک اور لیموں کا رس نہیں لگایا تو کپڑا گل جائیگا۔ ایسے پرانے داغ کو دور کرنے کیلئے ایک سب سے بڑا چمچہ بھر لیموں کا رس لیکر اسمیں ایک چھوٹا چمچہ بھر نمک ملا لو۔ پھر ایک پیالے کو اُبلتے ہوئے گرم پانی سے نصف کے قریب بھر کر اس داغ والی جگہ کو اسپر پھیلا دو۔ اور کسی اسفنج یا فلالین کے ٹکڑے سے یہ مصالحہ اس داغ پر آہستہ آہستہ رگڑو۔ جو سیاہی اسفنج میں لگے۔ اسے دھوتے جاؤ۔ اور نیا مصالحہ لگا لگا کر رگڑتے جاؤ۔ جب داغ سفید ہو جائے۔ تو اس کپڑے کو اُبلتے ہوئے پانی میں ڈال دو۔ ۸-۱۰ منٹ کے بعد ٹھنڈے پانی میں دھو کر سکھا دو +

آنکھوں کی مدد کے بغیر دیکھنا

فرانس کے شہر ٹولے میں تین ایسی عجیب لڑکیاں ہیں۔ جو آنکھوں کی مدد کے بغیر کتاب پڑھ سکتی ہیں۔ اور کپڑے کا رنگ آنکھیں بند کر کے یا آنکھوں پر پٹی باندھ کر بتلا سکتی ہیں۔ ان لڑکیوں کی عمر بالترتیب بارہ تیرہ اور چودہ سال کی ہے۔ ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ جس طرح دوسرے انسانوں کی آنکھوں میں قوت بصارت موجود ہے اسی طرح ان کے چہرہ اور ماتھے کی کھال میں یہ طاقت موجود ہے گویا خدا نے انہیں آنکھوں کے سوا چہرہ اور ماتھے کی کھال میں بھی قوت بصارت عطا کی ہے۔ ایک فرانسیسی سائینسدان مسٹر جان نے خود ان لڑکیوں کی آزمائش کی ہے۔ اور مندرجہ بالا بیان کو حرف بحرف درست پایا۔ سائینسدان کا بیان ہے کہ واقعی ان لڑکیوں کے چہرہ کی کھال میں کوئی ایسا مادہ موجود ہے جس پر روشنی کا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ مادہ خاص شکلوں کی صورت میں اسے دماغ تک پہنچاتا ہے ✦

مرغ سلیمانی ؑ

مرغ سلیمانی یہ ایک معمہ ہے بسبستان کے بیابان سے گذرتے وقت آپ ایک باریک سیٹی کی آواز سنیں گے جو بلبل وغیرہ کی آواز سے مشابہ ہے۔ اسکے بعد تین دفعہ باز۔ باز۔ باز۔ طوا۔ طوا۔ طوا سنیں گے۔ لوگوں میں کہانی مشہور ہے کہ یہ جانور حضرت سلیمان ؑ کا کتا جس کا نام "باز" تھا شکار کیلئے اس بیابان میں لے گیا۔ کتا گم ہو گیا۔ یہ جانور آبادی سے دور اسی بیابان میں رہتا ہے۔ اور باز کو بلاتا ہے "طوا" وہ آواز ہے جس سے ایران میں کتوں کو بلاتے ہیں۔ مسافر کو دیکھکر یہ جانور بلبلاتا ہے تا ہو کہ مسافر اسکی تنہائی میں کیوں مخل ہوا۔ لگاتار مسافر کا پیچھا کرتا ہے۔ اور اسکی آواز سے ایسا معلوم دیتا ہے کہ بس پشت شانوں کے قریب ہے۔ لیکن ابتک کبھی دیکھا نہیں گیا ✦

خواتین اسلام کی تبلیغی کوشش

یہ معلوم کرنا بے حد دلچسپ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کا فریضہ مردوں ہی نے نہیں ادا کیا بلکہ مسلمان خواتین نے بھی اس مقدس کام میں حصہ لیا ہے۔ بہت سے مغل شاہزادے اور بادشاہ اپنی ایک مسلمان ملکہ کے اثر سے اسلام لائے۔ اور یہی حال بہت سے کافر ترکوں کا ہوا جو حملے کرتے ہوئے اسلامی ممالک میں پہنچ گئے۔ سنوسی مبلغین نے جو چاڈ جھیل کے شمال میں قوم ٹوبو میں اسلام پھیلانے آئے۔ لڑکیوں کے لئے مدارس قائم کئے اور ان قبائل میں عورتوں کے غیر معمولی اثر سے فائدہ اٹھا کر دہ ان قبائل کو اسلام میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے جرمنی مشرقی افریقہ میں غیر مسلم قبائل اپنے گھروں سے نکل کر کچھ ماہ کے لئے ریلوے اور دوسرے محکموں میں کام کرنے کیلئے چلے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو وہ مسلمان عورتیں حلقہ بگوش اسلام بنا لیتی ہیں۔ جن سے وہ عارضی طور پر نکاح کر لیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ یہ عورتیں کسی بدعقیدہ کافر سے تعلق رکھنے سے انکار کردیتی ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے خاوند مسلمان ہو کر اسلامی سوسائیٹی کے اعزاز سے بہرہ مند ہو جاتے ہیں۔

حبشہ میں بھی گذشتہ صدی کے ابتدائی نصف میں اسلام کی اشاعت کا فخر زیادہ تر عورتوں کی تبلیغی کوششوں کو حاصل رہا ہے۔ بالخصوص عیسائی بادشاہوں کی ان بیویوں کو جنہوں نے اپنے بچوں کو اسلام کے اصولوں پر پرورش کیا اور اس مذہب کی اشاعت کے لئے ہر امکانی کوشش کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبشہ کی مغربی سرحد پر ایک ادنیٰ مذہب قبیلہ ہے جسے بوانز کہتے ہیں۔ اس قبیلہ کے کچھ لوگ حبشیوں کی ایک رجمنٹ میں بھرتی ہو گئے جو سوڈان کی انگریزی مصری حکومت سے متعلق تھی۔ جب یہ بٹالین خرطوم واپس جا رہی تھی۔ تو کالے سپاہیوں کی بیویوں نے ان لوگوں کو مسلمان کر لیا۔ فاران کی تاتاری عورتیں خصوصیت کیساتھ اسلامی تبلیغ کا زبردست جذبہ رکھتی ہیں۔ مومن عورت محض عورت ہونیکے باعث اسلام کی تبلیغ کی سعادت سے محروم نہیں کی جاتی +

حضرت نفیسہ رضؓ کی کرامت

ایک روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ کی اولاد میں سے چند خدا رسیدہ خاتونیں کربلا سے ہوتی ہوئیں آکر لاہور پہنچ گئی تھیں۔ وہاں انہوں نے اپنی پاکبازانہ زندگی اور صوم و صلوٰۃ کے زور سے ہندوؤں کو سب سے پہلی مرتبہ مسلمان بنایا۔ اگر اس قسم کی بزرگ عورتوں کے تبلیغی اثر کا استعمال ایک فسانہ ہوتا تو یہ روایت عالم وجود میں نہ آتی۔ قاہرہ میں ایک مقدس ترین روضہ نفیسہ خاتون کا ہے۔ جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی ہوتی تھیں انکی علمی اور اسلامی تبحر کو دیکھ کر امام شافعی تک معترف ہو گئے تھے اور ان کے تقدس اور تقویٰ کے باعث وہ "ولیہ" سمجھی جاتی تھیں۔ ان کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب وہ مصر میں اقامت گزیں ہوئیں۔ تو ان کے پڑوس میں ذمیوں کا ایک خاندان آباد تھا۔ جس کی لڑکی اسقدر بیمار تھی کہ وہ اپنے دست و بازو کو ہلا بھی نہیں سکتی تھی۔ اور شب و روز بستر پر دراز رہتی تھی ایک روز مصیبت زدہ والدین بازار گئے۔ اور حضرت نفیسہ رضؓ کو لڑکی کی نگہداشت کے لئے چھوڑ گئے حضرت نفیسہ رضؓ نے خدا کی رضا اور انسانوں کی ہمدردی کیلئے اس خدمت کو اختیار کیا۔ جب لڑکی کے والدین چلے گئے تو انہوں نے خدا کی طرف ہاتھ اٹھائے۔ اور اس بیمار لڑکی کے لئے صحت کی دعا کی۔ ابھی ان کی دعا ختم بھی نہیں ہوئی تھی۔ کہ لڑکی کے اعضاء و جوارح حرکت کرنے لگے اور اپنے ماں باپ کی واپسی پر ان کے استقبال کیلئے وہ دروازے تک گئی۔ اس کرامت کو دیکھ کر اور اس احسان کے لئے شکر گذار ہو کر وہ تمام خاندان مسلمان ہو گیا +

(سن رائز)

مضامین نگاروں سے التماس

خدا کے فضل سے احمدی خواتین میں سے کئی ایک تعلیم یافتہ ہیں اور اچھے اچھے مضامین لکھ سکتی ہیں مگر افسوس کہ اپنے مصباح کو ترقی دینے کا انہیں خیال نہیں امید ہے کہ آئندہ وہ اپنی اس بے پروائی ... کو ترک فرما کر ماہ بماہ ایک نہ ایک مختلف ذی علمی موضوع پر مضامین بھجوایا کریں گی + (ایڈیٹر)

ترکان خاتون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان ملک شاہ سلجوقی سلاطین سلجوق میں نہایت عظیم الشان بادشاہ گزرا ہے۔ دوسری شادی ملک شاہ نے باپ کے بعد اپنی مرضی سے ترکان خاتون سے کی۔

خلفائے عباسیہ بغداد ان دنوں بہت کمزور ہو گئے تھے۔ لہذا وہ اپنی قوت و طاقت کو بڑھانے کے لئے دوسرے باقتدار سلاطین سے رشتے ناطے کرنے لگے تھے۔ اسی بنا پر سلجوقی سلطان اور عباسیہ خاندان میں رشتہ داری ہو چکی تھی۔ اسی رشتے کے باعث ملک شاہ بھی بغرض ملاقات بغداد کو جایا کرتا تھا اور اپنے ہمراہ ترکان خاتون کی بیٹی خاتون کو بھی لے جاتا تھا جس کے حسن و جمال اور علم و کمال کا شہرہ بغداد بھر میں ہو گیا تھا۔ خلیفہ مقتدی باللہ عباسی کے کان میں بھی اس کا چرچا گیا چنانچہ ۴۷۴ھ میں اپنے نامور وزیر ابو نصر فخر الدولہ محمد بن جہیر کو ملک شاہ کے پاس شہزادی خاتون کے لئے پیام نسبت دے کر روانہ کیا۔ جس کے جواب میں ترکان خاتون نے کہا۔ شہزادی کے لئے اکثر شاہان اعلیٰ قدر خواستگاری کر چکے ہیں۔ لیکن میں نے شہزادی کا مہر چار لاکھ دینار مقرر کیا ہے۔ اگر خلیفہ مقتدی یہ رقم ادا کر دیں تو میں انہیں سب خواستگاروں پر ترجیح دوں گی۔

ارسلان خاتون ملک شاہ کی پھوپھی نے ترکان خاتون کو سمجھا بجھا کر مہر کم کرنے پر آمادہ کر لیا۔ مگر ترکان خاتون نے اس کے عوض یہ شرط کی کہ خلیفہ پھر کوئی شادی نہ کرے اور نہ کوئی حرم رکھے۔

ان تمام شرائط کو خلیفہ نے بلا عذر منظور کر لیا۔ اور وزیر ابو نصر کے واسطے سے مقتدی کا نکاح خاتون سے ہو گیا۔ ملک شاہ نے ۴۸۰ھ میں نہایت شان و شوکت سے خاتون کو وداع کیا۔ دلہن کے ہمراہ جہیز میں ڈیڑھ سو اونٹ سجے سجائے۔ ستر خچر۔ بارہ صندوق جواہر نگار زیورات سے پُر اور تین بیش قیمت عماریاں تھیں۔ جہیز کے پیچھے ترکان خاتون کا بیش بہا محمل اور بے شمار غلام اور کنیزکیں اور خواجہ سرا تھے۔ آخر میں دُلھن کا خوبصورت محمل تھا۔ اس عظیم الشان قافلہ کا محافظ وزیر سعد الدولہ گوہر آئین۔ امیر برسق اور وزیر اعظم خواجہ نظام الملک طوسی تھے۔ جو دربار ملک شاہ بلکہ سلطنت سلجوقی کے بیش بہا جواہر تھے۔ جب یہ خوبصورت اور عظیم الشان جلوس بغداد کے قریب پہنچا تو خلیفہ مقتدی نے دلھن کے لئے ایک مرصع بجواہر محمل روانہ کیا۔ اور وزیر ابو شجاع نے ارکان خلافت اور خلیفہ کے خادم خاص ظفر کے ساتھ قافلہ کا استقبال کیا۔ ترکان خاتون کی سواری کے قریب جا کر ابو شجاع نے آداب بجا لا کر عرض کی۔ حضور خلیفہ امیر المومنین نے فرمایا ہے ان کی امانت آپ ہمارے سپرد کر دیں۔

ترکان خاتون نے جلوس کو حرم خلافت کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ راستہ بھر رعایائے خلافت دلہن کے محمل پر دینار نثار کرتی تھی۔ شہر بغداد جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ بغداد میں عباسیہ خلافت کے اخیر دور میں ہارون مامون کے زمانے کی اصلاحی شوکت و شان دکھائی

دے رہی تھی۔ دلہن اور اس کے ہمراہیوں کی سواریاں حرم خلافت میں اتریں اور بیگمات عباسیہ اور ارکان خاندان خلافت نے نہایت شاندار طریق پر استقبال کیا۔

مقتدی نے تمام سلجوقی امرا کی بیگمات کو نہایت بیش قیمت خلعت عطا کئے۔ اور جشن و ضیافات میں اتنا خرچ کیا۔ جسکا حساب مشکل ہے۔ مقتدی کی ساس ترکان خاتون داماد کی سخاوت اور حسن سلوک سے بے حد مسرور و شادماں ہوئیں +

کیتھرائن ڈگلس کی قربانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرتھ کے قریب دومینکن خانقاہ میں دعوت تھی۔ اس وقت بادشاہ جیمز نے ساری فوج کو اپنے اپنے گھر جانے کا حکم دیدیا۔ یہاں تک کہ خاص گارد بھی اپنے پاس نہ رکھی +

موقع پاکر سر رابرٹ گراہم نے آدھی رات کو بہت سے باغی لاکر خانقاہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یہ شور سن کر کیتھرائن ڈگلس ملکہ کی سہیلی دروازے خود بند کرنے کے لئے دوڑی۔ لیکن وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ زنجیریں وغیرہ سب اتار لی گئی ہیں۔ تاکہ ان کو آنے جانے میں آسانی ہو۔ اب کیتھرائن ڈگلس کیا کر سکتی تھی؟ آخر اس نے فوراً سوراخ میں اپنا بازو ڈال دیا۔ لیکن نازک عورت کے کمزور بازو کی اتنے آدمیوں کے سامنے کیا حقیقت تھی۔ چنانچہ انہوں نے اس زور سے جھٹکا دیا۔ کہ بچاری کیتھرائن ڈگلس کا بازو ٹوٹ گیا۔ اور دروازہ کھل گیا۔ اور تمام باغی بادشاہ پر ٹوٹ پڑے +

المونیم کے فائدے اور نقصانات

اگر آپ اس دھات کے کسی برتن کو دانت سے کھرچ کر زبان سے اس صاف اور چکنی ہوئی سطح کا ذائقہ چکھیں تو پھٹکری کا سا ذائقہ معلوم ہوگا۔ اور دراصل یہ بات صحیح ہے۔ پھٹکری کو انگریزی میں "ایلم" اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ "المونیم کا ایک سالٹ ہے"۔ "المونیم" کے تمام کیمیاوی مرکبات مضر ہوتے ہیں۔ بعض میں زیادہ زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ بعض میں کم اور جب وہ مرکبات غذا کے ساتھ معدے میں پہنچتے ہیں۔ تو اپنا عمل شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا اثر معدے میں پہنچکر کیا ہوتا ہے۔ یہ بعد میں بیان کیا جائیگا۔ پہلے چند مشاہدات اور تجربات ملاحظہ ہوں۔

(۱) تقطیر کردہ پانی کو المونیم کے برتن میں اُبالا گیا۔ اور کانچ کی بوتل میں بھر کر رکھدیا گیا۔ تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں المونیم کا کافی حصہ شامل تھا۔

جو ایک مضر اور زہریلا مرکب ہے۔

(۲) چار مختلف سبزیوں کو ملا کر چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ چینی کے برتن میں پکایا گیا۔ باقی تین حصے ایلومینیم کے برتنوں میں مینہ کے پانی صاف تبخیر شدہ پانی اور عام کنوئیں کے پانی میں پکائے گئے۔ چینی کے برتن والی ترکاری میں ایلومینیم کا کوئی مرکب نہ نکلا۔ لیکن باقی ہر سہ میں کافی حصہ ایلومینیم کا موجود تھا۔

(۳) قہوہ ایلومینیم کے برتن میں تیار کر کے ایلومینیم کی چھلنی میں چھاننے سے اس میں کافی حصہ ایلومینیم کا شامل ہو جاتا ہے۔

(۴) گاجر، اجوائن اور دیگر کئی سبزیوں کا کھاری شوربا بھی اس دھات کے برتنوں میں ۳۰ منٹ تک کھانی سے ایلومینیم کے مرکبات سے محفوظ نہیں رہتا۔

(۵) اگر ایلومینیم کے برتن میں کچے آم مریض کو پکا کر کھلائے جائیں۔ تو اسے فوراً قے اور دست ہونے لگیں۔

ایلومینیم کا انسان کے مختلف اعضاء پر نہایت مہلک اثر ہوتا ہے۔

ایلومینیم کے مرکبات معدے میں پہنچکر انتڑیوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اور معدے کے نازک پردوں پر باریک اور نہائت چھوٹے چھوٹے زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہ مرکبات غذا کے ساتھ ملکر غذا کو زائل کر دیتے ہیں۔ اور غذا کے مختلف حصے انسان کے مختلف قوائے کو طاقت پہنچانے کے قابل نہیں رہتے۔

غذا کے ہضم ہو جانے کے بعد معدے میں ایلومینیم کے مرکبات رہ جاتے ہیں۔ جنکا رگوں پر اور معدے کے نازک پرزوں پر اثر پڑتا ہے۔

ڈاکٹر خان چند دیو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بعض اوقات معدے میں غذا میں شامل شدہ قدرتی زہر رہ جاتا ہے۔ لیکن مضبوط پرزوں پر اسکا کافی اثر نہیں پڑتا کہ وہ پوری مستعدی سے زہر کے اثر کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ اور کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن جب ایلومینیم کے مرکبات ان پرزوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ تو اس زہر کے وہی اثرات جو خوردبین سے بھی معلوم نہ ہو سکتے تھے۔ واضح ہو جاتے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ ایلومینیم کے مرکبات زہریلا اثر رکھتے ہیں۔

ایلومینیم کے معدے میں پہنچکر اپنے تاثرات دکھانے کے بعد مندرجہ ذیل حالتیں ہؤا کرتی ہیں:۔

بعض مرتبہ ہیضہ اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ جی متلانے لگتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ معدہ انتظام طعام میں ناکام رہنے لگتا ہے۔ خون بگڑ جاتا ہے۔ اور بدہضمی کی شکائت رہنے لگتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی رائیں جو مغربی ڈاکٹروں کی آراء سے بالکل ملتی جلتی ہیں بیان کر دی گئی ہیں۔ اب ممالک مغربی کے مشہور ڈاکٹروں کے فیصلے بھی ملاحظہ ہوں۔

(۱) مشنگین یونیورسٹی کے ڈاکٹر وکرون کا فیصلہ ہے کہ ایلومینیم کے تمام سالٹ انسانی صحت کے لئے مضر اور نقصان دہ ہیں۔

(۲) شکاگو یونیورسٹی کا علم طب کا ماہر ڈاکٹر ویلز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھتا ہے۔ کہ ایلومینیم کے مرکبات معدے میں جاکر جسم کے اندرونی کل پرزوں پر اثر دکھائے بغیر نہیں رہتے۔ ان اندرونی اعضاء کے تمام پرزے نازک ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے مساموں میں مرکبات جم کر سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ جو زہر کے سابقہ موجودگی پر خردبین سے بھی نہ دیکھی جا سکتی تھیں۔

(۳) ڈاکٹر ایچ۔ اے مٹیگن لکھتے ہیں کہ ایلومینیم کے مرکبات انسان کے معدے میں جاکر بھوک کم کر دیتے ہیں۔ اور درد کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے، جسکا نتیجہ ان مرکبات کی تیزی کیوجہ سے پیچش، قے اور جی کا متلانا ہوتا ہے۔

(۴) ریاستہائے متحدہ امریکہ ہیلتھ لیگ کے صدر ڈاکٹر ہیلڈ کا فیصلہ ہے۔ کہ یہ مرکبات معدہ کی طاقت کو برباد کرکے جراثیم کو معدہ پر پرورش کرکے اپنا عمل شروع کر دینے میں کافی مدد دیتے ہیں۔

(۵) ڈاکٹر جے ویبسٹر نائٹ ایف سی۔ ایس نے کہا ہے۔ کہ ایلومینیم کے تمام مرکبات کیمیاوی طور پر انسان کیلئے مضر اور نقصان دہ ہیں۔

غرضیکہ پوری تحقیق کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال طبی طور پر مضر ہے۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ یہ چمکتی ہوئی ہلکی اور سستی دھات عورتوں کا دل موہ لیتی ہے۔ اور سب کھانے اسی دھات کے برتنوں میں پکتے ہیں۔ لیکن انہیں چاہیئے۔ کہ ان برتنوں کے استعمال سے پرہیز رکھیں اور ان میں ایسی اشیاء پکائیں۔ جن میں تیزابی مادے والی چیزیں یا کھاری اجزا

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

عورت کیا چیز ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کی محبت غیر فانی ہے۔

مرد مہربانی سے پیش آتا ہے۔ عورت قربانی سے،

محبت اور عاطفت عورت کا ایمان اور مذہب ہے۔

عورت محبت کے لئے پیدا ہوئی ہے اور اسے محبت کی تلاش سے باز نہیں رکھا جا سکتا۔

عورت صرف ایک مرتبہ محبت کرتی ہے۔ لیکن اسکا انتقام زبردست ہوتا ہے۔

مرد ہزارہا کام کرتے ہیں۔ لیکن عورت صرف محبت کرتی ہے۔ اور اپنی تمام عمر اس میں لگی رہتی ہے۔

عورت محبت اور سادگی ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔

عورت کوئی عہد نہیں کرتی مگر مرد کیلئے سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔ مرد بہت عہد کرتا ہے، مگر آخر میں صاف مکر جاتا ہے۔

عورت کی تقدیر اس کا شوہر ہے۔

مکمل عورت دنیا کی شریف ترین مخلوق ہے۔

تمام بُری باتوں کے شروع میں کوئی عورت ہوتی ہے۔

حیا کیساتھ عورت ایک آسمانی ہستی بنجاتی ہے۔

عورتوں کی عزت کرو۔ کہ وہ ہماری دنیاوی زندگی میں ہمارے لئے آسمانی پھولوں کا ہار پروتی ہیں۔

عورت وہ گوہر آبدار۔ وہ ذراسی بے احتیاطی میں

ٹوٹنے والا - میلا و بے آب ہو جانیوالا موتی - عورت وہ غنچہ سربستہ - وہ معمہء آب و رنگ - تھوڑی سی تمازت سے مرجھا جانے والا پھول - خدارا اسکی توہین نہ کرو -

عورت - وہ جلد بدل جانے والی طبیعت کی ایک مضمحل ہستی ساری دنیا جانتی ہے - کہ کسقدر زود رنج ہے - اس کا تلون دنیا کا ایک مشہور راز ہے - لیکن ان کے سالمے وجود کا انحصار ادعائے محبت اور محبت خواہی پر ہے -

عورت ہمیشہ محبت کی حمایت کرتی ہے - ہاں اسماشیریں جذبہ کی پاکیزگی قائم رکھنے کے لئے وہ ہرطرح کی قربانی قبول کرتی ہے - کیونکہ یہ نازک ترین ہستی محبت کے لئے پیدا کی گئی ہے -

ہاں عورت کی محبت میں یہ خصوصیت ہے - کہ اگر اس پر ستم بھی توڑے جائیں - تو وہ خوشی سے برداشت کرتی ہے - وہ جسمانی عذاب میں بھی روحانی لذت محسوس کرتی ہے -

ایک مرد جب عیش و نشاط وجاہ و ثروت - دولت و حکومت کے عروج پر پہنچ جاتا ہے - تو اسکے دل سے احساس محبت مٹ جاتا ہے - لیکن عورت خواہ کتنی ہی دنیوی ترقی کیوں نہ کر جائے - عورت ہی رہتی ہے - اور اس کے جذبات لطیف معدوم نہیں ہوتے - یہ نظیر عمیق دیکھو - حسن بھی محبت کی خاموش سفارش ہے -

اُف ایک عورت ہونا نہایت خطرناک شے ہے - ایک ایسی ذمہ داری ہے - جسکی شرح نہیں کی جا سکتی - لیکن جب عورت اپنی فطرت کی بلندیاں پا لیتی ہے - تو محض اس امتیاز کا احساس کہ وہ عورت بنائی گئی ہے - زندگی گذار دینے کیلئے کافی ہوتا ہے -

عورت جب مبتلائے محبت ہو - تو اسکے احساس میں خود فطرت کی روح شامل ہوتی ہے - عورت پر ایک وقت آتا ہے جب فطرت اپنے تمام خزینہ ہائے درخشاں اور جواہر تاباں اس کے قابل پرستش قدموں میں ڈال دیتی ہے - یہ اسوقت جبکہ عورت محبت کرتی ہے -

عورت وہ ہستی ہے جسکی ذات سے دنیا کی محبت کی تمام رنگینیاں وابستہ ہیں - آہ اس معصوم جذبات کی واحد مالکہ کو حسرت و ناکامی کی مکمل تصویر دیکھنا ہو - تو اسوقت دیکھو - جب یہ مایوس محبت ہو - ناکام تمنا ہو -

عورت کی معصومیت محبت کے پاکیزہ جذبات میں اسکا ساتھ دیتی ہے - وہ اپنی طبیعت پر قادر ہے - محبت میں عورت کی ذہانت قوی ہو جاتی ہے - اور مرد کی معطل - یہ پیکر وفا اپنی تمام زندگی محبت کے قدموں میں ڈال دیتی ہے - اس کے صحیفہء حیات میں جس لفظ کی آب و تاب ہمیشہ قائم رہتی ہے - وہ صرف وفا ہے -

زندگی کی زندہ تصویر لفظ عورت ایک مسلسل راز ہے - جسکا مفہوم آجتک کسی نے صحیح معنوں میں ادا نہیں کیا - اور نہ کیا جا سکتا ہے - یہ نام اس ہستی کو موسوم کرتا ہے - جسکی اہم ذمہ داریوں سے پوری طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفیت حاصل کرنے کے لئے زیادہ توجہ اور عقل کی ضرورت ہے۔ لفظ عورت کے ساتھ سینکڑوں ذمہ واریاں اور حقوق وابستہ ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ عورتوں کی زندگی پر اور مردوں کے انصاف پر۔ کوئی انہیں فرشتہ رحمت سمجھتا ہے۔ تو کوئی باعث زحمت۔ کہیں ان کی دانائی کی حکائتیں ہیں۔ تو کہیں کم عقلی کے طعنے اور بیوقوفی کے فسانے۔

کوئی محبت کی دیوی کہتا ہے۔ تو کوئی مجسم شیطان کہتا ہے۔ کوئی انہیں گلے کا ہار سمجھتا ہے۔ تو کوئی اپنے لئے زندگی کا بار تصور کرتا ہے۔ مرحوم مولانا حالی عورت کی تعریف کرتے ہیں۔ تو اکبر مغفور سراپا تحقیر سمجھتے ہیں۔ دراصل عورت ذات ایک ایسا آئینہ ہے۔ کہ جس میں ہر شخص کو اپنے خیالات کی سچی تصویر نظر آتی ہے +

مرسلہ خاکسارہ کنیزہ فاطمہ بانو بیگم احمدی بنت ڈاکٹر محمد علی خانصاحب احمدی مرحوم - افریقوی (اہلیہ میر عطاء اللہ خان صاحب احمدی قادیان -)

بقیہ صفحہ ۶ پہننے کے کپڑے ہوں۔ انکو بھی دھوپ دینا اچھا ہے۔ اور خاصکر برسات کے موسم میں جب رات کو شبنم پڑتی ہے۔ تو بستروں کو نمی ہو جاتی ہے۔ اگر ان کو اسی طرح تہ کر دیا جائے۔ تو بو آنے لگتی ہے۔ برسات کے موسم میں ہر روز بلا ناغہ بستروں کو دھوپ دینا ضروری ہے۔ اور جو گھر دو نمیں چوہوں کے بل ہوں۔ تو ان کو بند کر دینا چاہیئے۔ بلونکو بند کرنے سے چوہے بھی کم ہو جاتے ہیں۔ سونے کے کمروں کو دن بھر بند نہ رکھو۔ بند رکھنے سے اسکی ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ .... باورچی خانہ میں ہر قسم کی صفائی کا لحاظ رہے۔ کسی کھانے پینے کی چیز پر مکھی نہ بیٹھنے پائے۔ بعض بہنیں آپ خود بھی غلیظ رہتی ہیں۔ اور بچوں کو بھی غلیظ رکھتی ہیں۔ جس کا اثر اپنی اور بچوں کی صحت پر پڑتا ہے۔ نیز بچوں کی ہر قسم کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ بچوں کا لباس کھلا اور صاف ہونا چاہیئے۔ بچوں کو ہر روز غسل دینا موزوں ہے۔ اس سے ان کی صحت اچھی رہے گی۔ بہنوں کو ہر روز بلا ناغہ کنگھی کرنا چاہیئے۔ کنگھی کرنے سے بالونکی صفائی ہو جاتی ہے۔ گھر میں فرش اور نالیوں کی صفائی کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ یہ جو خاکسارہ نے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ صفائی کے متعلق بیان کئے ہیں ان پر ہر ایک بہن کو عمل کرنا چاہیئے۔ جسمانی صفائی کے بغیر روحانی صفائی ہونی ناممکن ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

(۱) صفائی عجب چیز دنیا میں ہے۔
صفائی سے بہتر نہیں کوئی شے
(۲) صفائی رکھے گی تمہیں تندرست
نظر آؤ گی خوب چالاک وچست
(۳) صفائی بنائے گی ہر دل عزیز
صفائی سے آئے گی تم کو تمیز
(۴) صفائی کو رکھو ہمیشہ عزیز
کہ گندے کو کہتے ہیں سب بے تمیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

(اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول

"گمنام"

ایڈیٹر:۔ محمد ظہور الدین اکمل

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا